دعاء

تالیف

د۔ عبد المحسن محمد القاسم
امام وخطیب مسجد نبوی شریف

الدعاء

کتاب لوڈ کرنے کے لیے بار کوڈ اسکین کریں

a-alqasim.com

الدعاء

تالیف

د۔ عبدالمحسن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی شریف

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے لائق وزیبا ہے،اور درود وسلام ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اوران کے تمام آل واصحاب پر۔

حمد وثنا کے بعد:

اللہ رب العالمین نے انس و جن کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے، اور اللہ رب العالمین کا فضل واحسان ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کیلئے مختلف قسم کی عبادتوں کو مشروع قرار دیا،ان میں سے بعض عبادتوں کا تعلق دل سے ہے، جیسے اللہ پر توکل کرنا،اپنے دل میں اس کا خوف جگانا،اور بعض عبادتیں ظاہری ہیں جیسے نماز وزکاۃ وغیرہ،اور عبادت کالب ولباب اور خلاصہ "دعاء" ہے،دین اسلام میں دعاکا بڑا عظیم مقام ومرتبہ ہے،دعاکی قدر ومنزلت بیان کرنے،اس کی ترغیب دینے،اوراس کے آداب کے سلسلے میں بکثرت نصوص وارد ہوئے ہیں۔

دعاایک ایسی عبادت ہے کہ کوئی بھی انسان چاہے وہ عالی مرتبت ہو یا معاشرے کا ادنی ساخادم کسی بھی حالت میں وہ دعاسے بے نیاز نہیں ہو سکتا،اور جو شخص اخلاص و للہیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق دعاکرتا ہے وہ بہت عظیم عبادت کا فریضہ انجام دیتا ہے،اس کی دعاکی قبولیت کی امید بہت زیادہ ہوتی ہے،لیکن جس شخص کاقدم پھسل گیااوراس نے دعامانگنے میں کوتاہی کی،یادعامیں عدوان

وزیادتی کی، یا پھر اپنے کا تعلق رب کے سوا کسی اور سے جوڑ لیا تو اس نے اتنی عظیم عبادت میں گھاٹے کا سودا کیا، آپنی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون کیا، اور اللہ رب العالمین کے عذاب کو دعوت دی۔

دعا کی اہمیت وفضیلت اور اس کے تئیں لوگوں کی حاجت وضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے اس کتاب میں چند ایسے ابواب ترتیب دیئے ہیں جس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ: اللہ رب العالمین کے سوا کسی سے دعا نہ کی جائے، اور میں نے اس کتاب کا نام "الدعاء" رکھا ہے۔

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ میرے اس عمل کو اپنی ذات اقدس کیلئے خالص بنا دے، اور لوگوں کیلئے مفید بنائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل ہو۔

د۔ عبدالمحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی شریف

یہ کتاب میں نے ٢٠ صفر ١٤٤٤ھ کو مکمل کیا۔

تمام اعمال کو صرف اللہ رب العالمین کیلئے خالص طور پر بجالانا ہی دین اسلام کی اصل حقیقت ہے

جس دین کو اللہ رب العالمین نے پوری بنی نوع انسانیت کیلئے پسند کیا وہ دین اسلام ہے، تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام یہی دین لے کر آئے، اور سبھوں نے اسی دین کا علم بلند کیا، اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلۡإِسۡلَٰمُ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔ [آل عمران: ١٩]

اس کا مطلب ہے ہر کام کو خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا، اور صرف اسے ہی رب، مالک، متصرف، اور اپنا معبود سمجھنا، اور یہی ہمارے باپ ابراہیم علیہ الصلاۃ کا دین حنیف ہے، اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿ثُمَّ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ أَنِ ٱتَّبِعۡ مِلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفٗاۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ﴾

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔ [النحل: ۱۲۳]

یہی عقیدہ و شریعت اور علم و عمل ہے، اور ایسا ظاہر ہے جس سے باطن کی تصدیق ہوتی ہے، اور کلمہ «لا إله إلا الله» اس کی اساس و بنیاد اور اس کی عمارت کا وہ گنبد ہے جس سے پوری عمارت کا کمال و جمال قائم و دائم ہے، ساری چیزیں اسی کلمہ سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی ہیں، وہی ہر چیز کا سبب ہے اور وہی مقصد اصلی ہے، اس کلمہ کے الفاظ کے لئے اس کے معانی کی حیثیت اسی طرح ہے جس طرح جسم کیلئے روح کی حیثیت ہے، بلا روح کے جسم کسی فائدہ کا نہیں ہوتا اسی طرح کلمہ پڑھنے والا اگر اس کے معانی کا اعتقاد رکھے بغیر اسے زبان سے ادا کرتا ہے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اور جو اس کلمہ کو معانی کے ساتھ سمجھ کر ادا کرتا ہے، اس کے تقاضے کو پورا کرتا ہے، اس کے حقوق کو ادا کرتا ہے، وہی در اصل توحید کو بروئے کار لاتا ہے، اور جو تحقیقِ توحید کرتا ہے وہ جنت میں بلا حساب و کتاب داخل ہوگا۔

دین صرف اللہ سے دعا کی بنیاد پر قائم ہے

بندے کی توحید پر یہ کلمہ سب سے سچی دلیل ہے، اور اللہ رب العالمین کے منفرد، واحد اور یکتائے روزگار ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے، دعا صرف اور صرف اللہ رب العالمین سے کی جائے گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **{إذا سألت فاسأل الله}.**

یعنی: **جب کچھ مانگو تو صرف اللہ رب العالمین سے ہی مانگو۔**

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے)

دین کے قیام کی بنیاد یہی ہے کہ دعا صرف اور صرف اللہ رب العالمین سے ہی کی جائے، اسی کی خاطر رسولوں کو مبعوث کیا گیا، آسمانی کتابیں نازل کی گئیں، اور یہی وہ دین ہے جس کا اظہار کرنا بندوں پر واجب ہے گرچہ ایسا کرنے میں مخالفین کی دشمنی اور ترک تعلق کا ڈر ہو: اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿فَٱدۡعُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَٰفِرُونَ﴾

ترجمہ: صرف اللہ کی عبادت کریں اور اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں گرچہ کفار کو

ناپسند ہو۔ [غافر: ١٤]

اور اللہ رب العالمین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کے درمیان

اس بات کا اعلان کریں کہ ان کی دعوت اس بات پر مبنی ہے کہ صرف اللہ رب العالمین کو پکارا

جاسکتا ہے،اس کے سوا کسی اور کو نہیں:

﴿قُلۡ إِنَّمَآ أَدۡعُواْ رَبِّي وَلَآ أُشۡرِكُ بِهِۦٓ أَحَدٗا﴾

ترجمہ: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم!آپ فرمادیں کہ میں تو محض اپنے رب سے دعا

کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ [الجن: ٢٠]

اللہ رب العالمین سے دعا نہ مانگنے والوں کی سزا

اور جو دعا کرنے سے تکبر دکھائے گا اللہ رب العالمین نے اس سے جہنم اور ذلت کی وعید کی سنائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسۡتَكۡبِرُونَ عَنۡ عِبَادَتِي سَيَدۡخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

ترجمہ: جو لوگ مجھ سے دعا کرنے میں خود سری کرتے ہیں عنقریب وہ لوگ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ [غافر: ٦٠]

جو صرف ایک اللہ سے دعا کرنے میں کراہیت محسوس کرتا ہے اور اسے مخلوق سے دعا کرنے میں ہی خوشی ملتی ہے، تو یہ گمراہی اور آخرت سے غفلت کی نشانی ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَحۡدَهُ ٱشۡمَأَزَّتۡ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ﴾

ترجمہ: جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل اللہ کی وحدانیت کے ذکر سے نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ [الزمر: ٤٥]

دعا ہی عبادت ہے

اور وہ ایمانی عبادت جسے اللہ رب العالمین نے دلوں پر فرض قرار دیا ہے ان تمام عبادتوں میں دعا کا پایا جانالازم ہے، ہر قسم کی ظاہری اور باطنی عبادتیں اپنے انجام و معانی کے اعتبار سے دعا ہی سے عبارت ہیں، چنانچہ جو نماز پڑھے، یا روزہ رکھے، یا حج کرے، یا صدقہ دے وہ در حقیقت زبان حال سے اپنے رب سے دعا کر رہا ہوتا ہے، اس کا اپنے رب کی عبادت کرنا، اس کے سامنے عاجزی اختیار کرنا اور اس سے محبت رکھنا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ قبولیت اور اس کی قربت کا خواستگار ہے، خلاصہ کلام یہ کہ دعا ہی اصل عبادت ہے، نیز یہی عبادت کی روح، اور اس کی اصل حقیقت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الدُّعَاءَ هو الْعبادَةُ».

یعنی: **یقیناً دعا ہی عبادت ہے**، پھر آپ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ﴾

ترجمہ: اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ [غافر: ٦٠]

(اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے)

اللہ سے دعا کرنے کی اہمیت

دعا کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اللہ رب العالمین نے اپنی کتاب کا آغاز دعا سے کیا:

﴿ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ﴾

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ [الفاتحة: ٦]

اور قرآن مجید کا اختتام بھی سورۃ فلق اور سورہ ناس سے کیا جو دعا سے ہی عبارت ہیں، اللہ رب العالمین نے دعا کو دین سے تعبیر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَٱدۡعُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ﴾

ترجمہ: پس صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ [غافر: ١٤]

دعا کو مکمل عبادت سے بھی تعبیر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسۡتَكۡبِرُونَ عَنۡ عِبَادَتِي سَيَدۡخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

ترجمہ: اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا، اور جو لوگ مجھ سے دعا کرنے میں خودسری کرتے ہیں عنقریب وہ لوگ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ [غافر: ٦٠]

اللہ رب العالمین سے دعا کرنا ایمان کی نشانی ہے

صرف اللہ رب العالمین سے اخلاص کے ساتھ دعا کرنا ایمان کی علامت، یقین کی دلیل، نجات کا راستہ اور کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے، دعا کرنا انبیاء کرام اور ایمان والوں کی پہچان رہی ہے، اپنے رب سے اخلاص و للہیت کے ساتھ دعا کرنے والا ہی سچا عابد، اور سب سے بہترین حقیت کی راہ پر چلنے والا عارف ہے، کیونکہ دعا ہی ایسا مضبوط قلعہ ہے جہاں مسلمان پناہ لیتے ہیں، اور ایک محفوظ پناہ گاہ ہے جہاں ضرورت مند پناہ لیتے ہیں، مصائب اور مشکلات بندے کو اپنے رب کی پہچان کرواتی ہیں، اور اسے اخلاص و للہیت کے ساتھ دعا کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ٱلضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۢبِهِۦٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا﴾

ترجمہ: جب انسان پریشانی اور مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہو کر۔ [یونس: ١٢]

اللہ رب العالمین ہی تمام دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے

ہر حال میں اور ہر وقت صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالی کو ہی پکارنا چاہیے، کیونکہ وہ ایسا خالق ہے جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اور ایسا قادر وقاہر ہے جو ہر چیز سے بالا وبرتر ہے، اسی کے ہاتھ میں روزی ہے، وہی دینے والا ہے، وہی روکنے والا ہے، کمال وجمال اور جلال جیسی سچی صفات سے وہ دائمی طور پر متصف ہے، اور جو شخص رب کے اچھے نام اور بہترین صفات کا واسطہ دے کر رب سے کچھ مانگتا ہے اسے رب عطا کرتا ہے:

﴿وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَا﴾

ترجمہ: اور اللہ رب العالمین کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے انہی ناموں سے پکارو۔ [الأعراف: ١٨٠]

ہمارا رب عبادت اور دعا کرنے والوں سے قریب ہے، جو کوئی بھی اپنی ضرورت لے کر رب کے پاس گیا رب نے اسے پورا کیا، جس نے اس سے مانگا اسے عطا کی، جس نے اس کے سامنے فقر ومحتاجی کا اظہار کیا اسے اس نے بے نیاز کر دیا:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ انہیں بتا دیں کہ میں ان سے قریب ہوں، اور دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اسے قبول بھی کرتا ہوں۔ [البقرة: ١٨٦]

وہ حی وقیوم ہے۔ جس نے اس سے دعا کی، وہ دراصل ایک ایسے رب کی جانب متوجہ ہوا جو بے نیاز اور اکیلا ہے اور پریشانیوں کو دور کرنے پر قادر ہے:

﴿هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ﴾

ترجمہ: وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم خالص اس کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو۔ [غافر: ٦٥]

رب العالمین کا اکیلے دعا کا مستحق ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ تنہا حق ہے، اور اسے چھوڑ کر دوسرے سے دعا کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَهُۥ دَعْوَةُ ٱلْحَقِّ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَىْءٍ﴾

ترجمہ: اسی کو پکارنا حق ہے، جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔ [الرعد: ١٤]

وہ اس قدر عطا کرتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، اس کا جود و کرم بھی بڑا عجیب ہے، تھوڑی سی نیکیوں پر وہ بہت زیادہ نوازتا ہے، جو اس کی تعریف کرتا ہے اور اپنی مانگ کو اس کے سامنے بہتر انداز میں رکھتا ہے وہ اسے بدلے میں عظیم انعام دیتا ہے، جس کا دین و عقیدہ صحیح ہو اور وہ شرک سے بچتا ہو تو اس کے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی حدیث قدسی میں فرماتا ہے: «مَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً – أي ذنوبه ملئت الأرض أو قاربت ملئها لا– لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً».

یعنی: جو بندہ اس قدر گناہ کرے کہ اس کے گناہوں سے زمین بھر گئی ہو یا بھرنے کے قریب ہو گئی ہو اور مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو تو میں اس کے گناہوں جتنی مغفرت کے ساتھ اس سے ملاقات کروں گا (یعنی: تمام گناہوں کو معاف فرمادوں گا)۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام بھی صرف اللہ رب العالمین سے ہی دعا کرتے ہیں

اللہ رب العالمین کو سب سے زیادہ وہ لوگ پسند ہیں جو اس سے بہت زیادہ دعا اور گریہ و زاری کرتے ہیں، اور جس قدر بندے کے ایمان، دین کے تئیں اس کی فہم اور رب سے تعلق میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے اندر تمام حالات میں دعا کرنے کا حرص وشوق بھی زیادہ ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا؛ حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ»۔

یعنی: بندے کو اپنی تمام ضرورتوں کا سوال اپنے رب سے ہی کرنا چاہیے، حتی کہ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ اپنے رب سے ہی مانگے۔ (اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے)

شسع نعلہ کا مطلب جوتے کو باندھنے والا فیتہ یا تسمہ ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام اور ان کے متبعین اپنی دینی، دنیوی اور اخروی ضرورتوں کی تکمیل کا سوال ہمیشہ اللہ رب العالمین سے ہی کرتے رہے ہیں، کون ایسا ہے جو اللہ تعالی سے دعا کرنے سے بے نیاز ہو؟ بندے کی خاصیت رب سے دعا کرنا ہے، اور رب کی خاصیت بندے کی دعا کو قبول کرنا ہے، جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ دعا کرنے سے بے نیاز ہے، یعنی اسے رب سے دعا کرنے کی ضرورت نہیں تو ایسا شخص رب کی غلامی اور بندگی سے نکل جاتا ہے۔

اور انبیائے کرام کی یہ پہچان رہی ہے کہ وہ مختلف حالات میں اللہ رب العالمین سے ہمیشہ دعا کرتے رہے ہیں:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا۟ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا خَٰشِعِينَ﴾

ترجمہ: انبیائے کرام نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔ [الأنبياء: ٩٠]

جب بڑھاپے میں زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کے دل میں بچے کی چاہت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنے رب سے پاکیزہ اولاد کی دعا کی، اور رب کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہا:

﴿إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ﴾

ترجمہ: یقیناتو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔ [آل عمران: ٣٨]

پھر اپنے محراب میں کھڑے ہو گئے، بڑھاپے اور ہڈیوں کے کمزور ہونے کے باوجود فرشتوں نے آکر انہیں ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دی جسے نبی بنایا جائے گا۔

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کی اور انہیں جھٹلایا:

﴿فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَغۡلُوبٞ فَٱنتَصِرۡ﴾

ترجمہ: چنانچہ انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب میں مغلوب ہو چکا ہوں تو میری مدد فرما۔ [القمر: ١٠]

اللہ رب العالمین نے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا قبول کی اور ان پر ایمان لانے والوں کو چھوڑ کر روئے زمین کے تمام لوگوں کو پانی کی موجوں اور سیلاب کی طغیانی میں غرق کر دیا،

اللہ نے اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا ہے کہ چند موحد نوجوانوں کو جب یہ پتا چلا کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور صرف اسی سے دعا کرنا ہی اصل دین ہے،اس دین کے سوا کوئی دوسرا دین اللہ کو قبول نہیں تو انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا:

﴿رَبُّنَا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ لَن نَّدۡعُوَاْ مِن دُونِهِۦٓ إِلَٰهٗاۖ لَّقَدۡ قُلۡنَآ إِذٗا شَطَطًا﴾

ترجمہ: ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان وزمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں، اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔ [الکهف: ١٤]

صبح وشام وسحر مؤمنوں کا ورد و وظیفہ یہی دعا ہے:

﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمۡ عَنِ ٱلۡمَضَاجِعِ يَدۡعُونَ رَبَّهُمۡ خَوۡفٗا وَطَمَعٗا وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ﴾

ترجمہ: ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ [السجدة: ١٦]

کثرت سے دعا کرنے والوں اور اپنے اعمال میں اخلاص وللہیت برتنے والوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم اللہ رب العالمین نے اپنے نبی کو دیا ہے:

﴿وَٱصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ رَبَّهُم بِٱلۡغَدَوٰةِ وَٱلۡعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجۡهَهُۥ﴾

ترجمہ: اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کریں جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ [الكهف: ٢٨]

صرف اللہ سے دعا کرنے کے فائدے

دعا کا فائدہ بہت عظیم ہے، اور اس سے حاصل ہونے والی خیرو بھلائی بہت ہی زیادہ ہے، دعا سے زندے اور مردے سب فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی برکت سے دعا کرنے والے اور جس کیلئے دعا کی جارہی ہے دونوں مستفید ہوتے ہیں، دیگر اسباب کی طرح دعا بھی بہت مؤثر سبب ہے، بندہ قضاوقدر کے مطابق دعا کرتا ہے، اور اللہ رب العالمین اپنی مشیئت سے اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے، اگر دعا کرنے والے پر اللہ کے علم کے مطابق کوئی مصیبت و پریشانی آنے والی ہے تو اس دعا سے وہ ٹل جاتی ہے، دعا اس کیلئے خیرو بھلائی کا سبب بنتی ہے، نیز اللہ کے حکم سے وہ پریشانیوں سے نجات پاجاتا ہے، چنانچہ سارے معاملات اللہ کی جانب سے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جاتے ہیں، کسی مخلوق کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

اللہ رب العالمین سے خالص دعا کرنا ایک ایسا چمکتا ہوا نور ہے جس سے ہر قسم کے مخالف، شریک، مددگار، معبودان باطلہ اور الوہیت کا دعوی کرنے والوں کا قلع قمع ہوجاتا ہے، اور دعا کرنے والا صرف اپنے رب واحد کا بندہ بن جاتا ہے، اور اپنی عبادت، دعا، تعظیم، محبت، خوف اور امید صرف اسی کیلئے خاص کرتا ہے، ہر قسم کی خوشی اور مصیبتوں میں اس کا دل اس

کے رب کی طرف ہی لگا رہتا ہے، خوشحالی و پریشانی جو بھی ہو وہ ہمیشہ اپنے رب سے ہی دعا کرتا رہتا ہے۔

اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کی نشانی

جو اپنے عقیدہ توحید کو پرکھنا اور جانچنا چاہتا وہ دیکھے کہ وہ دعا کس سے کر رہا ہے؟ جو صرف اللہ رب العالمین سے دعائیں کرتا ہے وہ توحید پر قائم ہے، اور جو غیراللہ سے دعا کرتا ہے وہ شرک میں واقع ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾

ترجمہ: جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے ایسے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بے شک کافر لوگ کامیاب نہیں ہوں گے۔ [المؤمنون: ١١٧]

انبیائے کرام اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام نے کسی کو بھی اپنی ذات سے دعا کرنے کی دعوت نہیں دی

کمال و بزرگی صرف اللہ ہی کیلئے ہیں، اللہ کے سوا عبادت کا کوئی حقدار نہیں، الوہیت و عبودیت اسی کے شایان شان ہیں، انسان چاہے جتنا بلند رتبہ والا ہو جائے، اللہ کو چھوڑ کر اس سے تھوڑی یا زیادہ کچھ بھی دعا نہیں کی جا سکتی، جو شخص اس دنیا میں ایک چھوٹی سی مخلوق پیدا کرنے پر قادر نہ ہو وہ عبادت و دعا کا حقدار ہرگز نہیں ہو سکتا:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخۡلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجۡتَمَعُواْ لَهُۥ﴾

ترجمہ: جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ سب مل کر بھی ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے۔ [الحج: ٧٣]

اللہ رب العالمین نے اپنی مخلوق میں سے رسولوں کو چنا اور انہیں دیگر لوگوں پر فضیلت بخشی، ان رسولوں میں سے کسی نے بھی ربوبیت کا دعوی نہیں کیا، اور نہ ہی لوگوں کو خود سے

دعا کرنے کا حکم دیا،اور جس نے اللہ کو چھوڑ کر کسی رسول سے دعا کی اسے ان رسولوں نے پسند بھی نہیں کیا:

﴿وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَـٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَـٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ﴾

ترجمہ: اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں۔ [المائدة: ١١٦]

وہ لوگ بیمار بھی پڑتے تھے،انہیں کمزوری بھی لاحق ہوتی تھی،ان میں سے بعض شہید کردئے گئے، بعض کے اوپر جادو کیا گیا،وہ کھانے پینے والے انسان تھے،وہ معبود کیسے ہوسکتا ہے جو کھانا کے بنا زندہ نہ رہ سکے؟ بلکہ بنی نوع انسان میں سب سے افضل ترین شخصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دندان مبارک ٹوٹ گئے،سر زخمی ہوا،گھوڑے سے گرجانے کے سبب پہلو چھل گیا،اور اسی وجہ سے نمازیں بیٹھ کر پڑھائی۔

غیر اللہ سے دعا کرنا اس روئے زمین کا سب سے بڑا گناہ ہے

غیر اللہ سے دعا کرنا بہت بڑا جرم ہے، اللہ رب العالمین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ فَإِن فَعَلۡتَ فَإِنَّكَ إِذٗا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾

ترجمہ: اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت نہ کریں جو آپ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ ہی کوئی ضرر پہنچا سکے، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ [یونس: ۱۰٦]

شرک کے اقسام میں سے ایک بڑی قسم اللہ اور مخلوق کے درمیان واسطہ بنانا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کسی بھی نبی نے لوگوں کو یہ طریقہ نہیں بتایا کہ وفات شدہ یا نظروں سے اوجھل بزرگوں اور فرشتوں سے دعا کی جائے اور ان سے فارش طلب کی جائے، بلکہ شرک کی اصل جڑ اور بنیاد ہی یہی ہے، کیونکہ کہ مشرکوں نے بھی اپنے بزرگوں کو اپنا سفارشی سمجھ لیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنفَعُهُمۡ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ﴾

ترجمہ: اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں، اور نہ ہی انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ [يونس: ١٨]

روئے زمین پر سب سے بڑا گناہ اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: «يا رسول الله أي الذنب أعظم؟ قال: أن تجعل لله ندًا وهو خلقك».

یعنی: اے اللہ کے رسول، سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تمہارا خالق ہے یہ جانتے ہوئے بھی اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ (متفق علیہ)

جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو پکارے اسے اللہ رب العالمین نے عذاب کی دھمکی دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلۡمُعَذَّبِينَ﴾

ترجمہ: اللہ رب العالمین کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ عذاب پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ [الشعراء: ۲۱۳]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ رب العالمین اس آیت کریمہ کے ذریعہ لوگوں کو ڈراتے ہوئے فرماتا ہے: میرے نزدیک تم لوگ سب سے معزز مخلوق ہو، اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تمہیں عذاب دوں گا۔

نماز، رکوع، سجدے کی مشروعیت اور روئے زمین پر مساجد کی تعمیر کا ایک ہی مقصد ہے، اور وہ یہ کہ اللہ رب العالمین کو تنہا پکارا جائے اور صرف اسی کی اکیلے عبادت کی جائے، اس کے ساتھ کبھی کسی کو نہ پکارا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنَّ ٱلۡمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا﴾

ترجمہ: تمام مساجد اللہ کی ہیں، تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو۔ [الجن: ۱۸]

مردے دعا کرنے والوں کی دعا نہیں سنتے

دعا کرنے والا خالق سے دعا کرتا ہے، اپنے جیسی مخلوق سے دعا نہیں کرتا، اور نہ ہی اس سے فریاد کرتا ہے جو اسی کی طرح اللہ کا بندہ وغلام ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمۡثَالُكُمۡۖ فَٱدۡعُوهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيبُواْ لَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ﴾

ترجمہ: واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں، سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہئے کہ تمہاری دعا قبول کریں اگر تم سچے ہو۔ [الأعراف: ١٩٤]

قبر میں مدفون شخص پکارنے والے کی پکار نہیں سن سکتا گرچہ پکارنے والا شخص اسے ربوبیت کا ہی درجہ کیوں نہ دے دے، اور نہ ہی اس کے پاس فریاد کرنے والوں کی مدد کا اختیار ہے، گرچہ فریاد کرنے والے اسے الوہیت کے درجہ پر کیوں نہ فائز کردیں:

﴿وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ ۞ إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡ﴾

ترجمہ: جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں، اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری فریاد رسی نہیں کریں گے۔ [فاطر: ١٣ – ١٤]

قطمیر اس باریک پرت کو کہتے ہیں جو کھجور اور گٹھلی کے درمیان ہوتی ہے۔

مردے خود اپنی مدد نہیں کر سکتے تو پھر دوسرے کی فریاد رسی کرنا ان کیلئے بدرجہ اولی محال ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسۡتَطِيعُونَ نَصۡرَكُمۡ وَلَآ أَنفُسَهُمۡ يَنصُرُونَ﴾

ترجمہ: اور اللہ کو چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، بلکہ وہ تو خود اپنی بھی مدد کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ [الأعراف: ١٩٧]

مردے سے دعا کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مردے نہ اس کی دعا سن سکتے ہیں اور نہ ہی اسے فائدہ پہنچا سکتے ہیں

غیر اللہ کو پکارنے والے کو یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ جس کو پکار رہا ہے وہ نہ اس کی بات سن سکتا ہے اور نہ ہی اسے فائدہ پہنچا سکتا ہے، ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے ان کے بت کی کمزوریوں کا ذکر کیا جس کا نقشہ اللہ رب العالمین نے یوں کھینچا ہے:

﴿قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۞ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۞
قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ﴾

جب تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟ یا وہ تمہیں کچھ فائدہ پہنچاتے ہیں؟ یا وہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے۔ [الشعراء: ٧٢ – ٧٤]

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی ان لوگوں نے اعتراف کیا کہ ان کے بت کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، بس ان لوگوں نے اپنے آباء واجداد کو ان بتوں کی عبادت کرتے دیکھا اس لئے وہ بھی کرنے لگے۔

مردے سے دعامانگنے میں سوائے تھکاوٹ اور دین کے بگاڑ کے کوئی اور فائدہ نہیں

اور جو شخص کسی مردہ سے دعا کرتا ہے اور اس سے نفع ونقصان کی امید رکھتا ہے تو سوائے دین کی خرابی اور تھکاوٹ کے اسے ان سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُۥ وَمَا لَا يَنفَعُهُۥ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَـٰلُ ٱلْبَعِيدُ ۞ يَدْعُوا۟ لَمَن ضَرُّهُۥٓ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِۦ ۚ لَبِئْسَ ٱلْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ ٱلْعَشِيرُ﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا انہیں پکارتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں نہ نفع، یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے، اسے پکارتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے، یقیناً وہ برے معاون ہیں اور برے ساتھی ہیں۔ [الحج: ١٢ – ١٣]

دعا کرنے والے کا مخلوق کی طرف توجہ کرنا اور زندوں یا مردوں سے فریاد کرنا اپنے نفس کی توہین وتذلیل کرنا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: "اے اللہ جس طرح تو نے دوسروں کو

سجدہ کرنے سے میرے چہرے کی حفاظت کی ہے، اسی طرح اسے دوسروں سے مانگنے سے بھی بچالے، مصیبتوں کو دور کرنے اور نفع پہنچانے کی قدرت تیرے سوا کسی اور کو نہیں"۔

جو غیر اللہ سے کسی پریشانی کو دور کرنے کی دعا کرتا ہے اللہ رب العالمین بطور سزا اسے بڑی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے

بندے کا غیر اللہ سے دعا کرنا، یا اس کے دل کا غیر کی طرف متوجہ ہونا، یا شیطان کا اس کے دل میں غیر اللہ سے تعلق قائم کرنے کا وسوسہ ڈالنا یہ سب اس کی مصیبت و پریشانی میں اضافے کا سبب ہے، یہیں سے پکارے جانے والے کی عاجزی اور اس کی ضعف و کمزوری کا پتہ چلتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيْرَ ٱللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ * بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَآءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾

ترجمہ: آپ کہیے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تم پر اللہ کا کوئی عذاب آپڑے یا تم پر قیامت ہی آپہنچے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو، بلکہ خاص اسی کو پکارو گے، پھر جس

کے لئے تم پکاروگے اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے، اور جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو ان سب کو بھول جاؤ گے۔ [الأنعام: ٤٠ – ٤١]

اور جسے اللہ رب العالمین کے تنہا مالک کل اور بے نیاز ہونے کا علم ہو جائے وہ نفع کے حصول کی امید سوائے اللہ کے کسی اور سے نہیں کرے گا، اور ہر کسی سے اپنی امیدیں توڑ کر صرف رب سے امیدیں باندھ لے گا:

﴿قُلِ ٱدۡعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمۡتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمۡلِكُونَ مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَمَا لَهُمۡ فِيهِمَا مِن شِرۡكٖ وَمَا لَهُۥ مِنۡهُم مِّن ظَهِيرٖ﴾

ترجمہ: کہہ دیجیئے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے سب کو پکار لو، نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے، نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے، اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ [سبأ: ٢٢]

غیر اللہ سے دعا کرنے والوں کی بوقت وفات حالات یوں ہوتی ہے

جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی بھی عبادت کرتا ہے جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو اپنے کرتوتوں سے براءت کا اظہار کرتا ہے:

﴿ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ﴾

ترجمہ: وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو اس وقت وہ جھک جاتے ہیں۔ [النحل: ٢٨]

یعنی سمع و طاعت کا اظہار کرنے لگتے ہیں، اور کہنے لگتے ہیں کہ:

﴿مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ﴾

ترجمہ: ہم تو برائی نہیں کرتے تھے۔ [النحل: ٢٨]

اور بروز قیامت ہر انسان کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے گا، اس دن وہ یقین کی آنکھوں سے مخلوق کی عاجزی دیکھے گا، اور جن کو پکارا کرتے تھے وہ ان سے اظہار براءت کریں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوۡنَهُمۡ قَالُوٓاْ أَيۡنَ مَا كُنتُمۡ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا﴾

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہو گئے۔ [الأعراف: ۳۷]

یعنی وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے، پس ہم ان سے نفع اور خیر و بھلائی کی امید نہیں رکھتے، اور جو غیر اللہ کو پکارتا ہے اللہ اس پر غصہ ہوگا اور اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے جہنم میں ڈال دے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «من مات وهو يدعو من دون الله ندّاً دخل النار».

یعنی: جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

غیر اللہ سے دعا کرنا شیطان کا محبوب ترین عمل ہے

دعا عزیز ترین عبادت ہے، جس سے موحد اور غیر موحد کی پہچان ہوتی ہے، اور شیطان آسانی کے ساتھ اس راستے سے بندوں کے دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے، ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "پوری دنیا میں شرک کی اصل جڑ مردوں سے حاجت روائی کی دعا کرنا، ان سے فریاد کرنا اور ان کی طرف متوجہ ہونا ہے"۔

ایک مسلمان دلجمعی کے ساتھ اپنی عبادت میں اور معاملات میں رب العالمین کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے، علم و عبادت اور ارادہ و محبت میں خالق و مخلوق کے درمیان فرق کرتا ہے، دونوں کا حق اور مقام و مرتبہ جانتا ہے، ایک کا حق دوسرے کو نہیں دیتا، اللہ رب العالمین کیلئے عبادت، دعا، خوف اور امید کو خاص کرتا ہے، اور نیک لوگوں سے محبت رکھتا، ان کی اتباع کرتا، ان کی عزت کی حفاظت کرتا اور ان کی اچھی تعریف کرتا ہے۔

﴿ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾

ترجمہ: پس آپ یکسو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف متوجہ کر دیں، اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ [الروم: ۳۰]

انسان کے پاس سب سے قیمتی چیز عقیدہ توحید ہے

بندے کے پاس سب سے قیمتی شے اپنے رب کی توحید ہے،اور سب سے عظیم ترین نعمت موت تک اس توحید پر قائم رہنا ہے،توحید اگر درست ہو تو تھوڑا سا عمل بھی دائمی جہنمی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے،اور مکمل طور پر اس پر عمل کرنے سے بندہ جہنم میں داخل ہونے سے بچ جاتا ہے،بندوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کیلئے شیطان کے پاس بہت سے حیلے،بہانے اور شبہات ہوتے ہیں،شیطان کے ہر شبہ میں ایسی چیز ہوتی ہے جو بندے کو اس کی اتباع کرنے پر ابھارتی،اور اس کی تصدیق کرنے کی دعوت دیتی ہے،جو ان شبہات سے بچنا چاہتا ہے وہ اپنے ایمان وتوحید کی حفاظت کرتا رہے،بایں طور کہ تلاوتِ قرآن مجید اور اس میں تدبر کو لازم پکڑے،زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے،اور خود کو شبہات کی جگہوں سے دور رکھے۔

ہم اللہ رب العالمین سے نفع بخش علم،نیک عمل اور اخلاص وللہیت کے ساتھ دعا کرنے کا سوال کرتے ہیں۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر،اور ان کے آل واصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل ہو۔

مشمولات

مقدمہ 5
تمام اعمال کو صرف اللہ رب العالمین کیلئے خالص طور پر بجالانا ہی دین اسلام کی اصل حقیقت ہے 7
دین صرف اللہ سے دعا کی بنیاد پر قائم ہے 9
اللہ رب العالمین سے دعا نہ مانگنے والوں کی سزا 11
دعا ہی عبادت ہے.. 12
اللہ سے دعا کرنے کی اہمیت... 14
اللہ رب العالمین سے دعا کرنا ایمان کی نشانی ہے 16
اللہ رب العالمین ہی تمام دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے 17
انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام بھی صرف اللہ رب العالمین سے ہی دعا کرتے ہیں 20
صرف اللہ سے دعا کرنے کے فائدے 25
اللہ کی توحید کا اقرار کرنے والوں کی نشانی 27
انبیائے کرام اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام نے کسی کو بھی اپنی ذات سے دعا کرنے کی دعوت نہیں دی 28
غیر اللہ سے دعا کرنا اس روئے زمین کا سب سے بڑا گناہ ہے.................................... 30
مردے دعا کرنے والوں کی دعا نہیں سنتے 33
مردے سے دعا کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مردے نہ اس کی دعا سن سکتے ہیں اور نہ ہی اسے فائدہ
پہنچا سکتے ہیں 35

مردے سے دعامانگنے میں سوائے تھکاوٹ اور دین کے بگاڑ کے کوئی اور فائدہ نہیں 36

جو غیر اللہ سے کسی پریشانی کو دور کرنے کی دعا کرتا ہے اللہ رب العالمین بطور سزا اسے بڑی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے 38

غیر اللہ سے دعا کرنے والوں کی بوقت وفات حالات یوں ہوتی ہے 40

غیر اللہ سے دعا کرنا شیطان کا محبوب ترین عمل ہے 42

انسان کے پاس سب سے قیمتی چیز عقیدہ توحید ہے 44

مؤسسة طالب العلم للنشر والتوزيع

00966506090448

- ❖ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ بندہ کے اندر کس قدر توحید پائی جاتی ہے۔
- ❖ اللہ تعالی کو یہ محبوب ہے کہ اس کے بندے ہمہ وقت اسی سے دعا کریں،
- ❖ اور جو شخص غیر اللہ کو پکارتا ہے، اللہ اس سے بغض ونفرت رکھتا ہے۔
- ❖ صرف ایک اللہ کو پکارنا رسولوں کا شیوہ اور اللہ کے نیک ولیوں کا طریقہ ہے۔

اللہ کے علاوہ کسی اور زندہ ومردہ سے دعا کرنا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، جس سے دعا کرنے والے کو کچھ بھی فائدہ نہیں ملتا۔

- ❖ روئے زمین پر سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی دعا کی جائے۔
- ❖ اللہ کی توحید پر قائم رہنا بندہ کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، اور جو شخص دعا میں شرک کرتا ہے وہ توحید سے محروم رہتا ہے۔

مترجم بالأردية

ردمك:

مؤسسة طالب العلم للنشر والتوزيع: ٠٥٠٦٠٩٠٤٤٨